تو اس کے لیے دوسری روایتی سیاسی جماعتیں ہی کافی ہیں اور وہ ان سے زیادہ اچھے انداز میں معروضی سیاست کے تقاضے پورے کر رہی ہیں۔''

مولانا راشدی صاحب ہمارے عہد کے ایک بے باک اور سچے مبصر ہیں۔ وہ جو لکھتے ہیں اسے نہایت دیانت داری کے ساتھ لکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی تحریروں کو عوامی حلقوں میں توجہ سے پڑھا جاتا ہے اور دینی حلقوں میں اہمیت دی جاتی ہے، اس لیے کہ مولانا موضوع کے ساتھ انصاف کرتے ہیں۔ یہ کتاب بھی مولانا راشدی صاحب کے مختلف مضامین کا مجموعہ ہے لیکن اس میں بھی ایک تسلسل موجود ہے۔ (تبصرہ: جاوید اختر بھٹی)

● **فانی زندگی کے چند ایام (خودنوشت سوانح حیات)**　مصنف: مولانا محمد حسن جان مدنی شہیدؒ

ضخامت: ۱۵۴ صفحات　قیمت: درج نہیں　ناشر: القاسم اکیڈمی، جامعہ ابوہریرہ، خالق آباد، ضلع نوشہرہ

مولانا محمد حسن جان شہید ہمارے زمانے کے مشہور اہل علم وفضل بزرگ تھے۔ آپ نے جامعہ اشرفیہ لاہور سے دورۂ حدیث کیا اور اس کے بعد جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں زیر تعلیم رہے۔ آپ کے مشہور اساتذہ میں مولانا محمد ادریس کاندھلوی، مولانا رسول خان، مولانا مفتی جمیل احمد تھانوی، شیخ ناصر الدین الالبانی اور شیخ محمد الامین الشنقیطی رحمہم اللہ شامل ہیں۔

مدینہ منورہ سے واپسی کے بعد آپ نے اپنے علاقے میں درس حدیث کے ذریعے خدمت واشاعت دین کے لیے بھرپور کوششیں فرمائیں۔ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک، دارالعلوم نعمانیہ وغیرہ میں آپ کی تدریسی خدمات محتاجِ بیان نہیں۔ آپ نے جمعیت علمائے اسلام کی طرف سے ایک بار الیکشن بھی لڑا اور صوبہ سرحد کے مشہور ومعروف لیڈر ولی خان مرحوم کو شہرۂ آفاق اور عبرت ناک شکست سے دوچار کیا۔

زیر نظر کتاب ان کی خودنوشت داستانِ حیات ہے۔ اسلوب وطرزِ بیان عمدہ اور نستعلیق ہے اور کتاب بہت حد تک اصطلاحی سوانح عمریوں کی ہمسری کرتی ہے۔ مولانا شہید نے بہت دلنشین پیرائے میں اپنے حالاتِ زندگی، علمی زندگی کے مراحل اور قریباً ایک درجن ملکوں کے سفرناموں کو بھی بیان کیا ہے۔ ان سب باتوں نے کتاب کو خوبصورت اور دلچسپ بنادیا ہے۔

کتاب کا مقدمہ جسے مولانا عبدالقیوم حقانی نے تحریر فرمایا ہے۔ جناب حقانی صاحب مدظلہ کی کثرت تصنیف وتالیف وترتیب وجمع وتدوین واہتمام ونگرانی ہم جیسے لوگوں کے لیے بہت زیادہ ہمت افزا ہے، لیکن کبھی کبھی معلوم ہوتا ہے کہ مولانا حقانی مدظلہ کی بسیار نویسی ان کی تحریرات کے معیار پر اثر انداز ہونے لگی ہے۔ زیر نظر مقدمہ بھی الفاظ کے ایک انبوہ کو یکجا کردینے کی کاوش محسوس ہوتی ہے جو کہیں کہیں سے مضمون کو بے ربط ہونے کا احساس بھی دلاتی ہے۔ (تبصرہ: صبیح ہمدانی)

● **شمع رسالت کے ایمان افروز واقعات**　مرتب: محمد اسحاق ملتانی

ضخامت: ۴۵۰ صفحات　قیمت: درج نہیں　ناشر: ادارہ تالیفات اشرفیہ، چوک فوارہ ملتان

سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ایمان کا لابدی اور غیر منفک جزو ہے۔ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ

حق ترجمان سے اس شخص کو غیر مؤمن قرار دیا گیا جو محبت وعقیدت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام دنیا سے اولیٰ نہ رکھتا ہو۔

دنیا کے ہر کاتب وادیب ومصنف کی انتہائی سعادت یہ ہے کہ اس کا موضوعِ سخن ذاتِ رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم ہو۔ اس خوش بختی سے بڑھ کر کوئی نصیبہ وری کسی قلم کار کے لیے تصور نہیں کی جاسکتی۔ مرتب کتاب محمد اسحاق ملتانی صاحب اس خوش بختی پر مبارک باد کے قابل ہیں۔

کتاب کے مصادر کی فہرست کتاب میں شامل نہیں۔ اندازہ ہے کہ ڈیڑھ، دوسو کے لگ بھگ ہوں گے۔ ان میں اردو کی بہت سی کتابیں شامل ہیں، جس کے باعث امہات کا حوالہ بہت ہی کم ہے گویا ساری کی ساری کتاب ایک انتخاب کی صورت میں ہے جسے ناقلین کی کتابوں سے اقتباسات کی صورت میں نقل کیا گیا ہے۔ اس وجہ سے کتاب کی استنادی حیثیت محلِ نظر ہے۔ ص ۴۵ پر سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عشقِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعات نقل کرتے ہوئے ایک انتہائی ''فحش غلطی'' کا ارتکاب کیا گیا ہے۔ عبارت نقل کی جاتی ہے:

> ''واقعہ ۱۵۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ عید کے دن میرے گھر میں انصار کی دو لڑکیاں وہ اشعار پڑھ رہی تھیں جو انصار نے جنگ بعاث کے موقع پر فخریہ طور پر کہے تھے۔ یہ لڑکیاں پیشہ ور گانے والیاں تھیں۔'' الخ
>
> استغفراللہ۔ گویا معاذ اللہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پیشہ ور گلوکاراؤں سے گانا سن رہے تھے۔

معلوم ہوتا ہے کہ جناب اسحاق ملتانی صاحب کو اس حدیث کا ترجمہ کرتے ہوئے بخاری شریف باب **مقدم النبی صلی الله علیه وسلم و اصحابه المدینه** کی حدیث رقم ۳۹۳۱ میں موجود لفظ ''قینتان'' سے اشتباہ ہوا ہے جس کا ایک مطلب لغت میں '' گانے والی باندی'' لکھا ہوا ہے لیکن اس کا دوسرا مطلب ''**جاریه**'' یعنی کم سن بچی بھی تو مذکور ہے چنانچہ بخاری شریف کی مشہور شرح ارشاد الساری جلد آٹھ صفحہ ۴۰۳ علامہ قسطلانی شافعی نے اس لفظ کے یہی مطلب لکھے ہیں۔ (ارشاد الساری، جلد ۸، ص ۴۳، دار الکتب العلمیہ بیروت)

پھر اس کے علاوہ بخاری شریف کے ایک سے زائد مواقع پر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے تصریحاً ''**ولیستا بمغنیتین**'' یعنی وہ گلوکارائیں نہ تھیں کے الفاظ موجود ہیں۔ اسی طرح صحیح مسلم میں بھی یہ روایت دیکھی جاسکتی ہے۔

(رجوع کریں: صحیح بخاری **باب سنة العیدین لاهل الاسلام** حدیث رقم ۹۵۲، صحیح مسلم، **باب الرخصة فی اللعب الذی لامعصیة فیه فی ایام العید** حدیث رقم ۸۹۲)

''کتاب سازی'' میں ذرا سی عجلت کیسی بھیانک وگھٹیا غلطیوں پر منتج ہوتی ہے۔ ہم جناب مرتب وجامع سے درخواست کرتے ہیں کہ اگلے ایڈیشن میں اس ایمان سوز غلطی کی تصحیح کی جائے۔ اللہ انھیں جزائے خیر دے۔ آمین

(تبصرہ: صبیح ہمدانی)